فون نمبر ۴۹
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ
ربوہ
یوم یکشنبہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

نمبر ۳۰ ۔ ۴۳	۲۰ تبلیغ ۱۳۴۵ ہش ۔ ۳۰ شوال ۱۳۸۵ھ ۔ ۲۰ فروری ۱۹۶۶ء	جلد ۵۵ ۔ ۲

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۱۹ فروری ۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

○ ربوہ ۱۹ فروری ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت گزشتہ دنوں سے بلڈ پریشر اور دیگر عوارض کی وجہ سے بہت ناساز چلی آرہی ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے اور تا دیر ان کا بابرکت سایہ ہمارے سروں پر سلامت رکھے ۔ آمین

○ لاہور ۔ مکرم چوہدری عبد الکریم صاحب شاہد مربی سلسلہ بیمار ہیں اور لاہور میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں ۔ ان کی حالت کئی روز سے تشویشناک تھی ۔ اب اطلاع ملی ہے کہ کل پرسوں سے ان کی حالت پہلے سے بہتر ہے ۔ اب ہوش میں ہیں اور باتیں بھی کرتے ہیں اور کچھ کھا پی بھی لیتے ہیں ۔ احباب جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے کامل طور پر صحت یاب فرمائے آمین ۔

○ ربوہ ۱۹ فروری ۔ کراچی سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم مرزا لطف الرحمٰن صاحب کے خالو مکرم قریشی عبد اللطیف صاحب ایک سال کی علالت کے بعد مورخہ ۱۸ فروری ۱۹۶۶ء بروز جمعہ وہاں بعمر ۷۰ سال وفات پا گئے ہیں ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی محترم قریشی احمد دین صاحب رضی اللہ عنہ آف گجرات کے فرزند تھے ۔ آپ کا جنازہ آج مورخہ ۱۹ فروری کی شام کو بذریعہ چناب ایکسپریس کراچی سے ربوہ لایا جا رہا ہے ۔ احباب بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں ۔

ربوہ میں جلسہ یوم مصلح موعود

اہلیان ربوہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جلسہ یوم مصلح موعود انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۶۶ء بروز اتوار صبح نو بجے مسجد مبارک میں منعقد ہوگا ۔

تمام احباب سے جلسہ میں بروقت شمولیت کی درخواست ہے مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا ۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایک عظیم الشّان آسمانی بشارت

پیشگوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے الہامی الفاظ

(۱) خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے (جلّ شانہٗ و عزّ اسمہٗ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا:-

"سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا ۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا ۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریّت و نسل ہوگا ... اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا ۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم ۔ اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا ۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دو شنبہ ہے مبارک دو شنبہ ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ ۔ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعُلَآءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا ۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا ۔ ہم اس میں اپنی رُوح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا ۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا ۔ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا ۔" (تذکرہ صفحہ ۱۴۲ تا ۱۴۵)

(۲) پھر خدائے کریم جلّ شانہٗ نے مجھے بشارت دے کر کہا کہ:-

"تیرا گھر برکت سے بھرے گا اور مَیں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا اور خواتین مبارکہ سے جن میں سے تو بعض کو اس کے بعد پائے گا ۔ تیری نسل بہت ہوگی اور مَیں تیری ذرّیت کو بہت بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا مگر بعض ان میں سے کم عمری میں فوت بھی ہوں گے اور تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائیگی ... خدا تیری برکتیں ارد گرد پھیلائے گا اور ایک اُجڑا ہوا گھر تجھ سے آباد کرے گا اور ایک ڈراؤنا گھر برکتوں سے بھر دیگا ۔ تیری ذرّیت منقطع نہیں ہوگی اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی ۔ خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دیگا ۔" (تذکرہ صفحہ ۱۴۵)

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۶۶ء

استحکام خلافت کے لئے المصلح الموعودؓ کی مساعی

۲۰ فروری ۱۹۶۶ء کو بروز اتوار یوم مصلح موعود منایا جا رہا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی حیات بابرکت میں جو عظیم الشان کارنامے سرانجام دیئے ہیں۔ ان کو مختصراً بھی اگر بیان کیا جائے تو سینکڑوں دفتر درکار ہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ صرف ایک کارنامہ اور اس کی شاخوں کا تذکرہ بھی کئی مجلدات چاہتا ہے۔ کوئی زمانہ آئے گا۔ جب آپ کے کارناموں کی لائبریریاں سجائی جائیں گی۔ اور پھر بھی شائقین کی تشنگی باقی رہے گی۔ یہاں صرف ایک بات کا مختصراً تذکرہ پیش نظر ہے اور وہ ہے آپ کی وہ کارکردگی جو آپ نے خلافت المسیح الموعود کے قیام و استحکام کے متعلق سرانجام دی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ "الوصیت" میں "قدرت ثانیہ" کی وضاحت سے خلافت المسیح الموعود کی طرف برملا توجہ دلائی ہے۔ اور فرمایا ہے کہ یہ ہمیشہ تک رہے گی چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں:۔

"سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھاتا ہے۔ تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے۔ سو اب ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے۔ اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں۔ قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھائے گا۔ جس کا اس نے وعدہ فرمایا۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں۔ اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے۔ پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں۔ جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔ اور چاہیئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو۔ اور تمہیں دکھا دے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔ اپنی موت کو قریب سمجھو۔ تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آجائے گی۔" (الوصیت صفحہ ۹، ۱۰)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خلافت المسیح کے متعلق یہ نہایت واضح بیان ہے۔ چنانچہ آپؑ کے وصال کے بعد اللہ تعالیٰ نے "قدرت ثانیہ" کا قیام نہایت معجزانہ طریق سے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت کے تمام اکابر کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے گرد جمع کر دیا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ابھی جنازہ بھی نہیں اٹھایا گیا تھا کہ سب نے اتفاق رائے سے آپ کے ہاتھ پر بیعت خلافت کر لی۔ یہ اتفاق رائے واقعی ایک معجزہ تھا۔ کیونکہ ان اکابر میں سے ایک خاص گروہ جیسا کہ بعد میں ظاہر ہوگیا خلافت کو اپنے اقتدار کے منافی خیال کرتا تھا مگر اللہ تعالیٰ نے اس وقت کچھ ایسی فضا پیدا کی کہ سب نے اس لمحہ خلافت کی بنیاد اپنے ہاتھ سے رکھ دی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ ہی کے زمانہ میں ایسے حالات پیدا ہوئے کہ جماعت میں خلافت کے قیام پر جتنے نظری اعتراض ہو سکتے تھے سامنے آگئے اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے اپنی خداداد قابلیت اور استقامت سے ان تمام اعتراضات کا ہر پہلو سے ایک قلع قمع کر دیا کہ سوائے ضد کے معترضین کے پاس کچھ نہ رہ گیا۔ الغرض جس پودے کا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے زمین تیار کر کے بیج بویا تھا۔ وہ عین آپؑ کے وصال کے وقت ہی پھوٹ پڑا اور اس نے اپنی جڑیں زمین میں قائم کر لیں۔

یہ پودا کوئی عارضی چیز نہیں تھا جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اوپر کے الفاظ میں توضیح فرمائی ہے۔ یہ قیامت تک جماعت احمدیہ پر سایہ فگن رہنا تھا۔ اور جماعت نے اس کے شیریں پھل ہمیشہ کھانے تھے۔ اس لئے ضرور تھا کہ اس پودے کی آبیاری نہایت محنت، دیانت اور جانفشانی سے کی جائے۔ تا کہ اس کی جڑیں زمین میں ثابت ہو جائیں اور اس کا پھیلاؤ عالمگیر ہو اور اس کی شاخیں آسمان تک پہنچ جائیں۔ یہ کام اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے سپرد کر رکھا تھا۔ چنانچہ آپ اگرچہ عمر کے عنفوان ہی میں تھے کہ خلافت المسیح الاول ہی کے دوران میں اس کی آبیاری شروع کر دی تھی۔ چنانچہ آپ نے ہر موقعہ پر خلافت المسیح کی حفاظت اور استحکام کے لئے وہ تمام کچھ کیا جو آپ سے بن آیا۔ چنانچہ جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا وصال ہوا تو آپ کا اصرار صرف اس بات پر تھا کہ کچھ ہو مگر خلافت قائم رہے گی۔ آپ کو اس بات کی کوئی پرواہ نہیں تھی کہ خلیفہ کون ہوتا ہے۔ چنانچہ آپ نے مخالفین سے یہی فرمایا کہ خواہ آپ میں سے کوئی خلیفہ ہو جائے مگر خلافت بہرحال جاری رہے گی۔ چنانچہ باوجود طرح طرح کی روکاوٹوں کے آپ ہی کامیاب ہوئے اور تصرف الٰہی سے آپ کو خلیفۃ المسیح الثانی منتخب کر لیا گیا۔

آپ نے خلافت المسیح کے قیام و استحکام کے لئے جو کچھ کیا وہ آپ کی نصف صدی سے زیادہ خلافت کے زمانہ کی تاریخ سنہری حروف میں لکھی جا چکی ہے اور جو شخص بھی اس کا مطالعہ کرے گا وہ جان جائے گا کہ قدرت نے آپ ہی کو "قدرت ثانیہ" کے استحکام کے لئے خاص طور پر چن لیا تھا۔ بفضل خدا یہ آپ کا ہی عظیم الشان کارنامہ ہے کہ آج خلافت المسیح کا پودا اتنا استحکام پذیر ہو چکا ہے کہ اس نے اتنی مضبوطی اور پھیلاؤ حاصل کر لیا ہے کہ یہ ایک ہمیشہ قائم رہنے والی مستقل چٹان کی صورت اختیار کر گیا ہے۔ جس کو گردش زمانہ کی کوئی طاقت اپنی بنیاد سے ہلا نہیں سکتی۔ یہاں تک کہ ان لوگوں کو بھی جو خلافت المسیح کے استحکام میں رخنہ پیدا کرنے کی سر توڑ کوشش کرتے رہے ہیں۔ ان کو بھی ماننا پڑا ہے کہ اب اس چٹان کو کوئی طوفان کوئی زلزلہ جنبش نہیں دے سکتا۔

آپ کا کارنامہ صرف یہ نہیں ہے کہ آپ نے خلافت کی افادیت اور ضرورت کو اپنے عمل سے واضح فرما دیا ہے۔ بلکہ آپ نے اس کو دائمی زندگی دینے کے لئے ایسے نقوش جماعت کے دل و دماغ پر ثبت کر دیئے ہیں کہ وقت کی رفتار ان کو مٹا نہیں سکتی۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوا ہے کہ آپ کی ذات کو اللہ تعالیٰ نے خلافت کا گویا نمونہ بنا کر دنیا کے سامنے رکھ دیا۔ اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں خلافت علیٰ منہاج نبوت کی جو زبردست پیشگوئی فرمائی ہے اس کی چلتی پھرتی زندہ شبیہہ دنیا کو دکھا دی۔ چنانچہ آپ نے بفضل خدا ایسا ہی کیا اور آج ہم کہہ سکتے ہیں کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قدرت ثانیہ کے دوام کی جو پیشگوئی فرمائی ہے۔ وہ یقیناً برحق ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے کی گئی ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے خلافت المسیح کے قیام و استحکام کے متعلق جو کام الٰہی تصرف سے کیا وہ بھی لاجواب ہے۔ تاہم آپ کے زمانہ میں ایک عنصر موجود تھا جو اس وقت یہ یقین رکھتا تھا کہ وہ اس کی جڑیں اکھاڑ دے گا۔ چنانچہ اس عنصر نے مخفی طور پر اور اضطرار آ گاہ بگاہ اعلانیہ بھی اپنے ارادوں کا اظہار کیا۔ اور اس پودے کو کمزور اور ضعیف سمجھتے رہے مگر تصرف الٰہی سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کا رعب اس طرح طاری رہا کہ وہ دم نہ مار سکے۔ مگر آپ کے وصال کے بعد یہ طوفان اپنے پورے زور کے ساتھ کھڑا ہوا اور کھلم کھلا سامنے آگیا۔

یہ ضروری تھا اس لئے کہ آگے جن ہاتھوں نے اس پودے کی آبیاری کرنی تھی اس کو مخالفت کے تمام مالہ و ماعلیہ پر عبور ہونا چاہیئے تھا تا کہ ایک ماہر طبیب کی طرح ہر مرض کے ہر پہلو کو زیر نظر رکھ کر علاج کیا جائے اور مرض کو جڑ سے اکھاڑ دیا جائے۔

○ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کروانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی۔"

(افسر امانت تحریک جدید)

تبرکات

پیشگوئی "مصلح موعود" کے متعلق جماعت کی بھاری ذمہ داری

"بکوشید اے جواناں تابدیں قوت شود پیدا" (المسیح الموعودؑ)

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ)

مصلح موعود والی پیشگوئی کو جو اہمیت حاصل ہے وہ احباب جماعت سے پوشیدہ نہیں۔ اس پیشگوئی کے متعلق اولاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے دن ہوشیارپور کے مقام پر (جو آجکل بھارت کے صوبہ مشرقی پنجاب میں واقع ہے) وحی نازل ہوئی تھی جس کا آغاز ان الفاظ سے ہوا تھا کہ:۔

"مَیں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں"

بلکہ حقیقتہً اس پیشگوئی کا آغاز تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے ہی ہو گیا تھا جبکہ آپ نے آنے والے مسیح کے متعلق یہ الفاظ فرمائے تھے کہ یتزوّج ویولد لہ' اور پھر اس کے بعد درمیانی زمانہ میں بھی امّتِ محمدیہ کے بعض اولیاء اس پیشگوئی کی طرف اشارہ فرماتے رہے ہیں مگر اس پیشگوئی کی پوری تفصیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ہی نازل ہوئی جبکہ آپ ہوشیارپور کے ایک گوشۂ تنہائی میں عبادت اور تضرّعات میں مصروف ہو کر چلہ کشی فرما رہے تھے۔ اور جو شخص بھی اس پیشگوئی کے الفاظ کا مطالعہ کرے گا اور ان کی گہرائیوں میں غوطہ لگائے گا۔ وہ اس پیشگوئی کی غیر معمولی شان سے متأثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس پیشگوئی کی اہمیت اس لحاظ سے اور بھی بڑھ جاتی ہے کہ یہ صرف ایک فردِ واحد کے متعلق انفرادی نوعیت کی پیشگوئی نہیں ہے جس میں اس کی ذاتی شان کا اظہار کیا گیا ہو بلکہ حقیقتہً یہ پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے خداداد مشن اور اس کی عالمگیر وسعت اور اس کے تسلسل اور اس کی غیر معمولی کامیابی اور بامرادی سے تعلق رکھتی ہے۔

مگر اس جگہ مجھے اس پیشگوئی کی تفاصیل پر بحث کرنا منظور نہیں بلکہ میں اس پیشگوئی کے صرف اس مخصوص پہلو کے متعلق چند مختصر الفاظ کہنا چاہتا ہوں جو جماعتِ احمدیہ کی ذمہ داری سے تعلق رکھتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جب کسی جماعت کے امام کی صفات کے بارہ میں اللہ تعالےٰ کوئی امر ظاہر فرماتا ہے تو اس سے لازماً ضمنی طور پر یہ مراد بھی ہوا کرتی ہے کہ جماعت کے افراد کو چاہیئے کہ وہ بھی اپنے آپ کو ان صفات سے متصف کریں۔ کیونکہ جیسا کہ ہر شخص سمجھ سکتا ہے جماعت کے امام کی حیثیت ایک انجن کی ہے اور اس کے متبعین گویا ان گاڑیوں کا رنگ رکھتے ہیں جو اس انجن کے ساتھ لگائی جاتی ہیں۔ پس اگر کسی گاڑی کے ڈبّے انجن کے ساتھ کھنچے جانے کی اہلیت نہ رکھتے ہوں یا ان کے پہیوں میں ایسی صفائی اور روانی کا رنگ نہ پایا جاتا ہو کہ وہ اسی تیز رفتاری کے ساتھ انجن کے ساتھ چل سکیں جس پر کہ خود انجن چلتا ہے۔ تو ظاہر ہے کہ ایسی گاڑی کبھی بھی وقتِ مقررہ پر اپنے منزلِ مقصود کو نہیں پہنچ سکتی بلکہ اسے قدم قدم پر حادثات کا اندیشہ رہتا ہے۔ پس جہاں اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان پر مصلح موعود کی ذات کے متعلق بعض مخصوص اوصاف بیان کئے ہیں وہاں لازماً ان کے ذریعہ یہ اشارہ کرنا بھی مقصود ہے کہ جماعت کو بھی اپنے اندر یہ اوصاف پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے تاکہ گاڑیوں اور انجن کے درمیان کامل اتحاد اور موافقت کی صورت قائم رہے اور گاڑی کم سے کم وقت میں اپنے منزلِ مقصود تک پہنچ جائے۔ اور مَیں اس جگہ اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرنے کے لئے یہ مختصر سا نوٹ لکھ رہا ہوں۔

یوں تو مصلح موعود والی پیشگوئی میں مصلح موعود کے متعلق بہت سے اوصاف کی طرف اشارہ کیا گیا ہے لیکن وہ باتیں جن کا اس پیشگوئی میں مخصوص اشارہ ہے، اور جو جماعت کو اپنے اندر پیدا کرنی چاہئیں وہ ذیل کی چار باتیں ہیں:۔

(۱) پہلی بات جو مصلح موعود والی پیشگوئی میں خصوصی رنگ رکھتی ہے اور اس بات کی نوعیت بھی دراصل ذاتی نہیں بلکہ جماعتی ہے وہ ذیل کے الفاظ میں بیان کی گئی ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"وہ روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا"

مصلح موعود کی یہ علامت جماعتِ احمدیہ کو ہوشیار کر رہی ہے کہ اپنے امام کی طرح اس کے ہر فرد کو بھی خدا سے تعلق پیدا کر کے اور روح الحق کے ساتھ واسطہ جوڑ کر اپنے اندر یہ طاقت پیدا کرنی چاہیئے کہ وہ دوسروں کو بیماریوں سے صاف کر سکے۔ یہی وہ اعلےٰ اور ارفع صفت ہے جو ہر روحانی مصلح کا طرّۂ امتیاز ہوا کرتی ہے۔ یعنی ان میں اللہ تعالےٰ یہ اہلیّت پیدا کر دیتا اور یہ صفت ودیعت فرماتا ہے کہ وہ لوگوں کی اخلاقی اور روحانی بیماریوں کو صاف کرنے اور بیماروں کو شفا دینے کی خاص الخاص طاقت رکھتے ہیں۔ اسی لئے حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مومنوں کے بارہ میں بھی فرماتے ہیں کہ سچّا مومن وہ ہوتا ہے کہ جب بھی اس کے سامنے کوئی خلافِ اخلاق یا خلاف مذہب بات آتی ہے تو وہ فوراً چوکس ہو کر اس کی اصلاح کی طرف توجہ دینی شروع کر دیتا ہے اور خاموش ہو کر نہیں بیٹھ جاتا بلکہ آپؐ نے اس تعلق میں مومنوں کے تین مدارج بھی بیان فرمائے ہیں اور وہ یہ کہ (۱) بعض مومن ہاتھ کے ذریعہ یعنی اپنے انتظامی اور سماجی اختیارات کے ذریعہ دوسروں کے نقص کی اصلاح کر دیتے ہیں۔ اور (۲) بعض جنہیں یہ اختیار حاصل نہ ہو وہ زبان کے ذریعہ اصلاح کر دیتے ہیں۔ اور (۳) بعض جنہیں یہ طاقت بھی نہ ہو وہ دل میں بُرا ماننے اور دل میں دعا کرنے کے ذریعہ دوسروں کی اصلاح کا رستہ کھولتے ہیں۔ پس جبکہ مصلح موعود کی اوّلین صفت یہ ہے کہ وہ روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ تو پھر جن لوگوں نے آپ کے ہاتھ میں ہاتھ دے رکھا ہے۔ اور آپ کے انجن کے ساتھ گاڑیوں کی طرح پیوست ہو گئے ہیں ان کا بھی اوّلین فرض ہے کہ وہ اپنے اپنے دائرہ میں دنیا کے لئے سچّے مصلح بننے کی کوشش کریں۔ اور حکمت اور موعظہ حسنہ کے ذریعہ دنیا میں بدی کو مٹاتے اور نیکی کو قائم کرتے چلے جائیں۔ اس مقصد کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے اندر روح الحق کی برکت پیدا کریں۔ جو ہمیشہ خدا کے ذاتی تعلق میں جنم لیا کرتی ہے۔

(۲) دوسری خاص صفت جو الہامی پیشگوئی میں مصلح موعود کی بیان کی گئی ہے یہ ہے کہ:۔

"وہ علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا"

یہ صفت بھی ہر روحانی مصلح اور اس کی اتباع میں ہر سچّے مومن کے لئے ایک ضروری صفت ہے جس کے بغیر کبھی بھی کوئی شخص ایک فعّال مردِ مجاہد نہیں بن سکتا۔ آنحضرت صلعم نے تو علم کو ایسا درجہ دیا ہے اور اس کے لئے مومنوں کو اس حد تک ترغیب دلائی ہے کہ آپؐ اپنے زمانہ کے لحاظ سے ایک دور دراز مُلک اور کٹھن رستے والے علاقہ یعنی چین کا نام لے کر فرماتے ہیں کہ اگر تمہیں علم سیکھنے کے لئے چین تک بھی جانا پڑے تو جاؤ اور خوشی سے جاؤ۔ پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اپنے آپ کو سچّے علم کے زیور سے آراستہ کرے اور پھر اس علم کے ذریعہ نئے نئے زیور تیار کر کے دوسروں کو بھی زینت دیتا چلا جائے۔ پھر ایک خاص بات جو اوپر والے الہامی فقرہ میں بیان کی گئی ہے یہ ہے کہ مومنوں کا صرف

یہی کام نہیں ہے کہ وہ علومِ ظاہری کے پیچھے لگ کر علومِ باطنی کو نظر انداز کر دیں یا علومِ باطنی کا پیچھا کر کے اپنے آپ کو علومِ ظاہری سے مستغنی سمجھیں بلکہ ضروری ہے کہ وہ دونوں قسم کے علوم سے مزیّن ہوں۔ وہ علومِ ظاہری بھی حاصل کریں اور علومِ باطنی بھی حاصل کریں اور حاصل بھی اس طرح نہ کریں کہ صرف علم کا ایک چھینٹا پڑ جانے پر ہی قانع ہو جائیں بلکہ جیسا کہ الہامی الفاظ میں اشارہ کیا گیا ہے۔ چاہیئے کہ وہ اپنے امام کی اتباع میں اور اپنے آپ کو اسی کے رنگ میں رنگین کرنے کی غرض سے علوم کے خزانوں سے اس طرح پُر یعنے معمور ہو جائیں جس طرح کہ ایک اچھے اسپنج کا ٹکڑا پانی سے پُر ہو جایا کرتا ہے اور اس کے اندر کوئی خلا باقی نہیں رہتا۔

(۳) تیسرا خاص نکتہ اس پیشگوئی میں ان الفاظ میں پیش کیا گیا ہے کہ:۔

"مظہر الاوّل والآخر"

"یعنی مصلح موعود خُدا کی صفتِ اوّلیّت اور صفتِ آخریّت دونوں کا مظہر ہوگا"

ان مختصر الفاظ میں یہ اشارہ ہے کہ مصلح موعود ایسے وقت میں ظاہر ہوگا کہ بعض درمیانی مشکلات اور درمیانی فتنوں کی وجہ سے گویا ایک لحاظ سے کام کی صرف ابتدائی تاریں ہی اس کے ہاتھ میں آئیں گی۔ مگر وہ دن رات کی کوشش اور شب و روز کی جدّوجہد کے ذریعہ ان تاروں کو گویا اپنے دائرہ کی انتہاء تک پہنچا کر دم لے گا۔ پس یہی صفت احبابِ جماعت کو بھی اپنے اندر پیدا کرنی چاہیئے کہ جب وہ کسی کام کا آغاز کر کے اس کی اوّلیّت کے مظہر بنیں تو پھر تھک کر اور ماندہ ہو کر درمیان میں ہی نہ بیٹھ جائیں بلکہ اسے اس کے کمال تک پہنچا کر دم لیں۔ اسلام کا خدا ادھوری کوشش پر راضی نہیں ہوتا بلکہ وہ ہر عمل کو اس کے کمال کی صورت میں دیکھنا چاہتا ہے لیکن افسوس ہے کہ اکثر لوگ مظہر الاوّل تو شوق سے بن جاتے ہیں مگر مظہر الآخر بننے سے پہلے ہی تھک کر بیٹھ جاتے ہیں حالانکہ سچے مومنوں کا یہ کام ہے کہ وہ جب کسی کام کو ہاتھ ڈالیں تو پھر اسے اس کی طبعی انتہاء تک پہنچائیں۔ اور کسی درمیانی مشکل سے ہراساں نہ ہوں۔ اس الہامی فقرہ کے ساتھ دوسرا فقرہ یہ ہے کہ

مظہر الحق والعلیٰ

اس میں یہ اشارہ ہے کہ مومنوں کو ایسا بننا چاہیئے کہ ان کی جڑیں تو گہری اور مضبوط ہوں اور ان کی شاخیں آسمان سے باتیں کریں۔

(۴) آخری یعنے چوتھی صفت جو اس پیشگوئی میں مصلح موعود کی بیان کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ:۔

"قومیں اس سے برکت پائیں گی"

یہ الفاظ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے وسیع اور عالمگیر مشن کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ اور اس بات کی طرف توجہ دلانے کے لئے لائے گئے ہیں کہ جب حضرت مسیح موعودؑ کا مشن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں عالمگیر مشن ہے۔ اور آپؐ قرآنی شریعت کی خدمت میں ساری قوموں اور سارے زمانوں کے لئے مبعوث کئے گئے ہیں تو پھر لازماً مصلح موعود بھی یہی صفت لے کر آئے گا اور اس کے ہاتھ سے یہ بیج صرف بویا ہی نہیں جائے گا بلکہ زمین کے شکم سے پھوٹ کر سُرعت کے ساتھ بڑھنا بھی شروع ہو جائے گا۔ اسلام کے دورِ اوّل میں حق و صداقت کا بیج آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مُبارک ہاتھوں سے بویا گیا۔ اور حضورؐ ہی کے ہاتھوں سے اس کا چھینٹا روم اور ایران اور مصر اور حبشہ وغیرہ تک پہنچا اور بالآخر خلفاءؓ کے زمانہ میں آ کر اس مقدس بیج کے ذریعہ دنیا کے گوشہ گوشہ میں بے شمار شاداب اور تر و تازہ باغات نصب ہو گئے لیکن اس کے بعد درمیانی زمانہ میں آنحضرت صلعم ہی کی ایک پیشگوئی کے مطابق یہ باغات کمزور پڑنے شروع ہو گئے اور مسلمانوں کی حالت ادبار کی صورت میں بدل گئی مگر جیسا کہ رسول پاکؐ (فداہ نفسی) نے فرمایا تھا مسیح موعودؑ کے زمانہ میں اسلام کا دوسرا سنہری دَور مقدّر تھا جس کی عالمگیر وسعت کا زمانہ مصلح موعود کے عہد میں شروع ہونا تھا اور دُنیا کے کناروں تک کی قوموں نے اس سے برکت پانی تھی۔ پس مصلح موعود کی اس مخصوص صفت کے ماتحت جماعت کا فرض ہے کہ وہ اپنے ہاتھوں میں اسلام اور احمدیت کا جھنڈا لے کر دُنیا کے کونے کونے میں پھیل جائے اور ہر ملک اور ہر علاقہ اور ہر شہر میں پہنچ کر قوموں کو برکت دیتی چلی جائے۔ بے شک اس وقت بھی دنیا کے بہت سے آزاد ممالک میں جماعتِ احمدیہ کے مبلّغ اسلام کی تبلیغ کے لئے پھیلے ہوئے ہیں مگر دنیا کی وسیع آبادی کے مقابل پر ان مبلّغوں کی تعداد گویا آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں۔ لہٰذا اب وقت ہے کہ جماعت کے مخلص فدائی زیادہ سے زیادہ تعداد میں آگے آئیں اور ہر چہار اکنافِ عالم میں پھیل کر دُنیا بھر کی قوموں کو برکت دیں ورنہ ظاہر ہے کہ موجودہ رفتار سے اسلام اور احمدیت کے عالمگیر غلبہ کا مقصد ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس کے لئے ایک طرف جماعت کی والہانہ جدّوجہد اور دوسری طرف خدا کی معجزنما نصرت کی ضرورت ہے۔ مجھے اس وقت اپنے بچپن کا ایک شعر یاد آ رہا ہے جو میں نے جماعت کی موجودہ رفتار کے پیشِ نظر اپنی اوائل عمر میں کہا تھا اور اسی پر میں اپنے اس نوٹ کو ختم کرتا ہوں۔ میں نے کہا تھا:۔

سخت مشکل ہے کہ اس چال سے منزل یہ کٹے
ہاں اگر ہو سکے پرواز کے پَر پیدا کر

سو دوست خدا سے دعائیں کریں وہ ہمیں دکھاوے کے پَر نہیں بلکہ پرواز کے پَر عطا کرے اور ہمارے ہاتھوں سے دُنیا میں اسلام کا بول بالا ہو۔ ولاحول ولا قوّۃ الا باللہ العظیم۔

خاکسار راقم آثم

مرزا بشیر احمد۔ ربوہ ۱۳ فروری ۱۹۵۷ء

درخواستِ دعا

میرے خالہ زاد بھائی عزیز رشید احمد خالد ابن مکرم عبد السلام صاحب ظفر بی۔اے کی ٹانگ کی ہڈی کو ربوہ میں بہت چوٹ آئی ہے جس کی وجہ سے اسے بہت تکلیف ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اسے کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

(لئیق احمد خورشید۔ ربوہ)

وقفِ جدید کے وعدے جلد ارسال فرماویں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقفِ جدید کے سالِ نَو کا اعلان فرما دیا ہے جو اخبار الفضل مؤرخہ ۶/۱/۶۶ میں شائع ہو چکا ہے بکثرت جماعتوں نے وعدے بھجوا دئے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ جن جماعتوں نے اب تک وعدے ارسال نہیں کئے اُن جماعتوں کے سیکرٹریان وقفِ جدید جس قدر جلد ممکن ہو سکے فہرستیں مرتب کر کے بھجوا دیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقفِ جدید)

فسٹ ایڈ کلاس برائے خواتین ربوہ

ربوہ میں خواتین کے لئے فرسٹ ایڈ کی نئی کلاس یکم مارچ سے شروع ہو گی جو فضلِ عمر ہسپتال میں ۴ بجے شام سے ۵ بجے شام (سوائے جمعرات اور جمعہ کے) روزانہ ہُوا کرے گی۔ جو لڑکیاں فرسٹ ایڈ سیکھنا چاہتی ہیں وہ اپنے نام اور پتے اور یہ بھی کہ ان کی تعلیمی قابلیت کیا ہے مجھے بھجوا دیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

فضل عمر مسجد ہیمبرگ (مغربی جرمنی) میں عید الفطر کی کامیاب تقریب

ٹیلی ویژن اور پریس کے نمائندگان کی شرکت

جرمن نو مسلموں اور اسلامی ممالک کے احباب کا ایمان افروز اجتماع

(مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب واقفِ زندگی مبلغ جرمنی)

ہمارے مشن کی تاریخ میں یہ پہلا موقع تھا کہ ہم نے نماز تراویح کا باقاعدگی سے انتظام کیا۔ خوش قسمتی سے برادرم محمد اسحاق صاحب سارا مہینہ ہیمبرگ میں رہے اور روزانہ تشریف لا کر نماز مغرب اور عشاء کے بعد تراویح کی نماز پڑھاتے رہے۔ اس طرح ہم نے اس بابرکت مہینہ کے آخر تک قرآن کریم کا دور مکمل کیا

عید الفطر کی تیاری کا کام بھی سارا مہینہ جاری رہا۔ اس دفعہ جرمنی زبان میں دعوت ناموں کے علاوہ ۵۰۰ کی تعداد میں ترکش زبان میں بھی دعوت نامے جاری کئے۔ ہیمبرگ میں مقیم ترکوں کو بذریعہ ڈاک بھجوائے۔ کئی احباب کو مل کر دئے۔ پریس اور ٹیلی ویژن اور ریڈیو والوں کو دعوت نامے بھجوائے اور خطوط بھی لکھے

عید الفطر کی تقریب ۲۳ جنوری کو ساڑھے دس بجے عمل میں آئی۔ بہت سے ترک مسلمان ۷½ بجے صبح مسجد تشریف لے آئے ہم نے فجر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی اسکے بعد خاکسار نے دیر تک تلاوت قرآن کریم بلند آواز سے جاری رکھی۔ پھر یہ دوست تسبیح و تحمید میں مصروف رہے۔

ساڑھے دس بجے تک مسجد نمازیوں سے پُر ہو چکی تھی۔ اس لئے باقی احباب کے لئے لیکچر روم میں انتظام کیا گیا۔ وقت مقررہ پر خاکسار نے نماز پڑھائی اور نماز کے بعد نصف گھنٹہ تک خطبہ دیا جس میں رمضان المبارک کی برکات اور فضائل کو قرآن کریم کی آیات اور احادیث کے حوالوں سے واضح طور پہ پیش کیا بہت سے غیر مسلم احباب بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ اس لئے اسلامی تعلیمات کے بعض مخصوص پہلوؤں پہ بھی روشنی ڈالی۔ اسلامی مساوات برادری۔ توحید باری تعالےٰ اسلام میں عورت کے درجہ کو قرآن کریم اور احادیث کے حوالوں سے واضح طور پہ پیش کیا اور اس بات پہ زور دیا کہ آج صرف اسلامی تعلیمات پہ ہی عمل پیرا ہو کر دنیا میں حقیقی امن اور رواداری پیدا کی جا سکتی ہے۔ مسلمان احباب کو مخاطب کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کرام کی عدیم المثال قربانیوں اور سنہری کارناموں کو پیش کیا اور احباب کو اسلام کی اشاعت کے لئے قربانیاں کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

چونکہ بہت سے احباب جرمن زبان سے ناآشنا تھے اسلئے ۲۰ منٹ تک انگریزی زبان میں احباب کو خطاب کیا۔ نماز میں شامل ہونے والے احباب میں جرمن ممبران جماعت کے علاوہ ترکی۔ پاکستان۔ ہندوستان۔ نائیجیریا، افریقہ اور دیگر اسلامی ممالک کے احباب بھی شامل تھے افریقہ کے مسلمان ہیمبرگ سے باہر ملٹری کی ٹریننگ لے رہے ہیں یہ دوست ملٹری کی بڑی بس پہ سوار ہو کر نماز کے لئے وقت پر پہنچ گئے۔

نماز اور خطبہ کے دوران میں پریس کے نمائندے فوٹو لیتے رہے۔ بعد میں انہوں نے مسجد سے باہر گروپ فوٹو بھی لئے تقریب کے اختتام پر احباب کی پرتکلف کیکوں وغیرہ سے تواضع کی گئی۔ چالیس کے قریب چیدہ چیدہ اور اہم احباب کو دوپہر کا کھانا بھی پیش کیا جو خاکسار کی بیوی نے محنت سے تیار کیا تھا۔

ٹیلی ویژن والوں کی شمولیت

عید الفطر کی تقریب اور ہمارے مشن کی اہمیت کے پیش نظر اس دفعہ بھی ٹیلی ویژن والوں کی ایک ٹیم فلم اتارنے کے لئے شامل ہوئی۔ اس دفعہ یہ فلم ایک نہایت اہم پروگرام میں نشر کرنے کے لئے لی گئی یہ پروگرام جمعہ کی شام کو ہفتہ میں ایک بار نشر کیا جاتا ہے۔ نماز اور خطبہ کی حالت کے متعدد نظارے انہوں نے فلم میں شامل کئے بعد ازاں اس ٹیم کے انچارج نے میرا لمبا انٹرویو ریکارڈ کیا۔ اس انٹرویو میں خاکسار نے اسلامی تعلیمات کی خصوصیات پر روشنی ڈالی اس بات کو کھول کر اور واضح طور پہ پیش کیا کہ اسلام امن رواداری اور صلح کا مذہب ہے اور اسلام تمام انبیاء پہ ایمان لانے کو ضروری قرار دیتا ہے اسکے سوالات کے جوابات دیتے ہوئے اسلام میں عورت کی پوزیشن اور حقوق پر روشنی ڈالی اور جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کو احسن طور پہ پیش کیا۔ یہ فلم انشاء اللہ عنقریب ٹیلی ویژن پر نشر کی جائے گی۔

ایک اہم پریس انٹرویو

ایک اہم علمی رسالہ کے ایڈیٹر اپنی بیوی کے ہمراہ عید کی تقریب میں شمولیت کے لئے نیورنبرگ (NURNBERG) شہر سے لمبا سفر اختیار کر کے تشریف لائے۔ عید کی نماز کے بعد انہوں نے تین جرمنی احمدی احباب کے انٹرویو لئے جن میں انہوں نے اپنے اسلام قبول کرنے کی وجوہات کو تفصیلاً بیان کیا۔ اگلے روز یہ جرنلسٹ دوست خاکسار کے انٹرویو کے لئے دوبارہ مسجد آئے۔ انہوں نے متعدد سوالات لکھے ہوئے تھے۔ پہلا سوال جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت اور مقاصد پر مشتمل تھی۔ خاکسار نے جماعت کے قیام کی ضرورت اور اہمیت اور تمام دنیا میں پھیلے ہوئے اسلامی مشنوں کی کامیابی پر سیر کن روشنی ڈالی اور اپنا جرمن رسالہ "حضرت مسیح موعود" پڑھنے کے لئے دیا اسی طرح our foreign Missions کا تازہ ایڈیشن مطالعہ کے لئے دیا۔ انہوں نے مزید سوالات بھی دریافت کئے جن کے مفصل اور تحقیقی جوابات خاکسار نے دئے اور اس بات پر زور دیا کہ اسلام کبھی تلوار کے زور سے نہیں پھیلا اور اسلام میں عورت کا درجہ بہت بلند ہے اس بارہ میں قرآنی آیات حدیث کے حوالے اور تاریخی واقعات کو پیش کیا۔ یہ انٹرویو انشاء اللہ وہ اپنے وسط فروری کے شمارہ میں شائع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

ہیمبرگ کی قریباً سب روزنامہ اخبارات نے ہماری عید کی تقریب کی کامیابی کا بفضلہ تعالےٰ ذکر کیا ہے۔ دو اخبارات نے فوٹو بھی شائع کئے ہیں۔ یہ اللہ تعالےٰ کا خاص فضل ہے کہ اس دفعہ ٹیلی ویژن اور پریس کی وجہ سے ہماری عید [illegible] غیر معمولی طور پر کامیاب رہی اور ہمارے مشن کا بفضلہ تعالےٰ وسیع پروپیگنڈا ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو اپنی جناب میں نوازے اور بہترین سے بہترین نتائج پیدا فرمائے۔

آسمان احمدیت کا ایک درخشندہ ستارہ غروب ہو گیا

ایک مخلص و بزرگ احمدی خانصاحب ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب رضی اللہ عنہ کا انتقال پُر ملال

(محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس)

مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۶۶ء کو ہمارے مخلص بھائی احمدیت کے فدائی و شیدائی حضرت خانصاحب ڈاکٹر محمد عبداللہ خاں صاحب رضی اللہ عنہ کوئٹہ میں اس دار فانی سے دار البقا کی طرف انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحوم و مغفور کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

مرحوم و مغفور کو میں ذاتی طور پر جانتا ہوں۔ نہایت شریف۔ بے لوث پیکر اخلاص عالم باعمل احمدی تھے۔ مسائل احمدیت سے خوب واقف تھے۔ تبلیغ کا جوش رکھتے تھے۔ بڑے باہمت انسان تھے۔ باوجود بڑھاپے کے مسجد میں آ کر نمازیں باجماعت ادا کرتے تھے۔ وہ احمدیوں اور غیر از جماعت دوستوں کیلئے ایک نیک نمونہ تھے گذشتہ ماہ اگست (۱۹۶۵ء) میں انہوں نے مسجد احمدیہ کوئٹہ میں تربیت اولاد کے موضوع پر ایک فاضلانہ تقریر کی۔ جو نہایت پُر مغز اور افکار عالیہ اور ہدایات نافعہ پر مشتمل تھی اور آپ کے علمی ذوق کی غمازی کرتی تھی۔

جب مجھے ان کے صاحبزادے میاں بشیر احمد صاحب کی طرف سے ان کی وفات کی خبر پر مشتمل تار ملا۔ تو فوراً مجھے ان کے دوست اور رفیق کار حضرت شیخ کریم بخش مرحوم و مغفور یاد آ گئے۔ کیونکہ جماعت احمدیہ کوئٹہ کی تاسیس اور استحکام میں ان دونوں بزرگوں کی مساعی اور دعاؤں کا بڑا دخل ہے۔ ڈاکٹر محمد عبداللہ خان مرحوم و مغفور جیسا کہ عزیزم مکرم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ و قلات ڈویژن نے لکھا ہے ۱۹۱۳ء میں کوئٹہ کی نواحی بستی میں بطور ڈاکٹر متعین ہوئے۔ ۱۹۱۴ء میں فوج ہند ڈاکٹری حیثیت فرانس تشریف لے گئے۔ پھر ۱۹۱۹ء میں کوئٹہ کے سول ہسپتال میں بطور ڈاکٹر متعین ہوئے اور ۱۹۳۲ء میں پنشن لیکر ہجرت کر کے قادیان تشریف لے گئے ۱۹۴۷ء کے مفسدہ میں پھر مع بچوں کے کوئٹہ تشریف لے آئے اور اسی جگہ وفات پائی۔ آپ کی عمر بوقت وفات اندازاً اکیاسی برس کی تھی۔

آپ وہ خوش قسمت انسان تھے جنہیں ابتدائے خلافت ثانیہ میں (جب نظام امارت قائم ہوا) جماعت احمدیہ کوئٹہ کی بحیثیت امیر خدمت سرانجام دینے کی سعادت نصیب ہوئی اور ریٹائرمنٹ تک آپ متواتر امیر رہے۔ اسکے بعد آپ کے فرزند رشید میاں بشیر احمد صاحب بھی امیر جماعت رہے اسی طرح میاں بشیر احمد صاحب کی امارت کے بعد شیخ محمد حنیف صاحب فرزند رشید حضرت شیخ کریم بخش مرحوم و مغفور امیر مقرر ہوئے جو اسوقت جماعتہائے قلات ڈویژن کے بھی امیر ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ گو ہم مرحوم کو بوجہ ابا جان کے پرانے ساتھی ہونے کے اپنا تایا جان ہی سمجھتے اور ان کا بڑا ادب کرتے تھے۔ لیکن جب مجھے اللہ تعالیٰ نے بحیثیت امیر خدمت کی توفیق عطا فرمائی تو میں نے دیکھا کہ امیر کی اطاعت و فرمانبرداری اور نظام سلسلہ کے وقار وغیرہ امور میں حضرت ڈاکٹر صاحب مرحوم کی روش ایسی پاکیزہ تھی جسے قابل تقلید نمونہ کہا جا سکتا ہے مرحوم موصی تھے لیکن موسم کی خرابی کے باعث بعد مشورہ یہی قرار پایا کہ فی الحال انہیں کوئٹہ میں امانتاً دفن کر دیا جائے۔ پھر انشاء اللہ سلسلہ پران کی نعش کو بوہ لایا جائیگا

امیر صاحب لکھتے ہیں کہ مرحوم و مغفور کی اعلیٰ تربیت اولاد کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ وفات کے وقت مرحوم و مغفور کی اہلیہ صاحبہ اور بیٹوں اور بیٹیوں نے [illegible]

وکالتِ مال دفتر دوم سے متعلق سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی

ایک دیرینہ خواہش

خدام الاحمدیہ کو چاہیئے کہ اس پاکیزہ خواہش کو تکمیل تک پہنچانے کا عزم بالجزم کر لیں

"وعدوں کو پانچ چھ لاکھ روپیہ تک پہنچایا جائے"

—— سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے خطبہ مندرجہ الفضل ۱۷ دسمبر ۵۳ء کے دوران فرمایا:۔

اگر جماعت کے تمام افراد اپنے فرائض کو ادا کرتے تو کوئی وجہ نہیں تھی کہ موجودہ تحریک جسے دفتر دوم کہتے ہیں پانچ چھ لاکھ تک نہ پہنچ جائے لیکن بات یہ ہے کہ جماعت کے ہر فرد سے وعدہ نہیں لیا جاتا۔ اگر جماعت کے ہر مرد۔ عورت۔ جوان اور بوڑھے سے وعدے لئے جائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ تحریک کے وعدے موجودہ وعدوں سے دُگنے تگنے ہو جائیں اور اگر ایسا ہو جائے تو ہم اپنے کام کو وسیع کر سکتے ہیں۔"

اس پاکیزہ خواہش کے اظہار سے چار سال قبل دسمبر ۴۹ء میں حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دفتر دوم کی مضبوطی کا کام خدام الاحمدیہ کے سپرد فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

"میں نے صدر مجلس خدام الاحمدیہ کا بار اس لئے اٹھایا ہے کہ تا جماعت کے نوجوانوں کو دین کی طرف توجہ دلاؤں۔ سو میں سب سے پہلے اُن کے سپرد یہ کام (دفتر دوم کی مضبوطی کا کام نافل) کرتا ہوں۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ ایمان کا ثبوت دیں گے اور آگے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے اور کوئی نوجوان ایسا نہیں رہے گا جو دفتر دوم میں شامل نہ ہو اور کوشش کریں کہ ساری کی ساری رقم وصول ہو جائے۔"

خلافتِ ثالثہ میں توسیع کا پروگرام:۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وعدوں کو پانچ چھ لاکھ روپیہ تک پہنچانے کا ارشاد فرمایا تو ساتھ ہی اسکے مصرف کی نشاندہی بھی فرما دی کہ اس طرح "ہم اپنے کام کو بہت کچھ وسیع کر سکتے ہیں۔" افسوس اس پاکیزہ مقصد کے لئے ہم نے مقدور بھر کوشش نہیں کی اور ہمارے کام میں جس قدر توسیع ہو سکتی تھی وہ عمل میں نہیں لائی جا سکی —— اب جیسا کہ جلسہ سالانہ ۶۵ء میں شامل ہونے والے خوش نصیب افراد جانتے ہیں کہ یہی آواز پھر ہمارے موجودہ امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی زبان مبارک سے بلند ہوئی ہے کہ تمام اُن مشنوں کو دوبارہ انشاء اللہ تعالیٰ جاری کیا جائے گا جو سیدنا حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں کھولے گئے لیکن بعض ناگزیر حالات کے باعث بند کرنے پڑے —— یہ ہم پر ایک قرض ہے جو کسی طرح بھی معاف نہیں کیا جا سکتا۔ اس سے عہدہ برآ ہونے کے لئے دفتر دوم کے وعدوں کو جو ابھی تک قریباً پونے تین لاکھ روپے تک پہنچ سکے ہیں پانچ چھ لاکھ روپیہ تک پہنچانے کی ضرورت ہے۔ خدام الاحمدیہ کو چاہیئے کہ اپنی سالانہ سکیم میں اس اہم تقاضے کو بھی شامل کریں۔

وسائل:۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذکورہ بالا ارشاد کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور رضی اللہ عنہ نے نہ صرف ایک مطالبہ اور اسکی غرض وغایت ہی بیان فرمائی ہے بلکہ اسکی تکمیل کے وسائل کے بارے میں بھی راہنمائی فرمائی ہے —— گویا وعدوں کو پانچ چھ لاکھ روپیہ تک پہنچانے کے لئے ضروری ہوگا کہ جماعت کے ہر فرد سے وعدہ لیا جائے خواہ وہ

مرد ہو یا عورت۔ جوان ہو یا بوڑھا

منصوبہ کی ضرورت:۔ خدام کی یاد دہانی کے لئے حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد فرمودہ دسمبر ۴۹ء بابت دفتر دوم اوپر درج کر دیا گیا ہے۔ اسکے بعد اس چندہ سے متعلق جو ارشادات صادر ہوئے اسکے اوّلین مخاطب خدام ہی ہیں۔ اسلئے انہیں چاہیئے کہ وعدوں کو پانچ چھ لاکھ روپیہ تک پہنچانے کا منصوبہ تیار کریں اور اشاعتِ اسلام کے عظیم الشان کام میں توسیع کے ثواب سے بہرہ ور ہوں ؎

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

خاکسار شبیر احمد وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ

درخواست ہائے دعا

۱۔ بندہ ایک مقدمہ میں پھنسا ہوا ہے۔ دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار مرزا محمد مرور جھیچہ وطنی)

۲۔ برادرم مرزا بشارت احمد صاحب منگلا ڈیم بعارضہ بخار، کھانسی بیمار ہیں گو پہلے سے آرام ہے لیکن کمزوری بہت ہوگئی۔ احباب جماعت دعا فرما دیں (خاکسار محمد افضل بٹ۔ ربوہ)

۳۔ میرے بڑے بھائی چوہدری محمد عبد اللہ صاحب مورخہ ۲/۱۲ کو ان کے پیٹ کا اپریشن ہوا ہے احباب جماعت صحت کاملہ کے لئے دعا فرما دیں۔ (محمد اسلم سکرٹری مال جماعت احمدیہ گجرات)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

ہمارا رواں سال یکم نومبر ۱۹۶۵ کو شروع ہوا تھا اور ۳۱ جنوری ۱۹۶۶ء کو اس سال کی پہلی سہ ماہی ختم ہو گئی تھی اس سہ ماہی میں ہر مجلس کو چاہیئے تھا کہ کم از کم اپنے بجٹ کے ایک چوتھائی کے برابر ادائیگی کریں۔ لیکن معدودے چند مجالس کو چھوڑ کر باقی مجالس اس معیار پر پورا نہیں اُتریں قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ اپنی مجالس کے شعبہ مال کے کام کی طرف توجہ فرمائیں اور اس تساہل کا ازالہ فرمائیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ تمام قائدین ماہ فروری کے چندہ کے ساتھ سہ ماہی اول کے بجٹ میں سے جس قدر بقایا ہے وہ بھی بھجوا کر شکریہ کا موقع دیں گے۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

پاکستان ویسٹرن ریلوے

ٹنڈر نوٹس

چیف کنٹرولر آف پرچیز پی۔ ڈبلیو ریلوے ایمپریس روڈ لاہور کو مندرجہ ذیل ٹنڈروں کے سلسلے میں کوٹیشنیں مطلوب ہیں

نمبر شمار	ٹنڈر نمبر سامان کی مختصر نوعیت اور مقدار	ٹنڈر فارم کی قیمت جس میں ڈاک اور پیکنگ کا خرچ بھی شامل ہے (ناقابل واپسی)	تاریخ فروخت	وصولی کی تاریخ اور وقت	کھلنے کی تاریخ اور وقت
۱۔	P4/212/1-65 کاٹن ویسٹ معمولی اور اعلیٰ = ۱۱۲م ہنڈرڈ ویٹ	۲۵/- روپے	۱۴/۲/۶۶ تا ۷/۳/۶۶	۸/۳/۶۶ ۸ بجے صبح	۸/۳/۶۶ ۸½ بجے صبح
۲۔	P4/208/1-65 نواڑ کاٹن سفید ۲½ چوڑی = ۲۰۰ ہنڈرڈ ویٹ	۱۵/- روپے	۱۴/۲/۶۶ تا ۷/۳/۶۶	۸/۳/۶۶ ۸ بجے صبح	۸/۳/۶۶ ۸½ بجے صبح
۳۔	P7/118/2-65 براس بارز، پلیٹس شیٹس اینڈ وائرز (۱۶ ملانت) = ۳۱م ہنڈرڈ ویٹ	۱۰/- روپے	۸/۲/۶۶ تا ۸/۳/۶۶	۹/۳/۶۶ ۸ بجے صبح	۹/۳/۶۶ ۸½ بجے صبح
۴۔	P7/320/A/4-64 سٹیل اینگلز چینلز اینڈ ٹیز = ۱۵۰۲ ہنڈرڈ ویٹ	۱۰/- روپے	۱۵/۲/۶۶ تا ۹/۳/۶۶	۱۰/۳/۶۶ ۸ بجے صبح	۱۰/۳/۶۶ ۸½ بجے صبح
۵۔	P7/117/B/1-65 نکل نشاٹ اینڈ فلیٹ = تقریباً ۲ ٹن	۱۰/- روپے	۱۵/۲/۶۶ تا ۱۵/۳/۶۶	۱۶/۳/۶۶ ۸ بجے صبح	۱۶/۳/۶۶ ۸½ بجے صبح

نوٹ:۔ نمبر۳ کا ٹنڈر ۱۰/۲ کو کھولا جانا تھا لیکن ملتوی کر دیا گیا۔ ایسی فرموں کو جو اسے پہلے ہی خرید چکی ہیں علیحدہ ضمیمہ دفتر ہذا سے اور ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف پرچیز اینڈ انسپکشن پی ڈبلیو ریلوے کراچی چھاؤنی کے دفتر سے کچھ ترمیمیں کرنے کے لئے اطلاع دی جا چکی ہے۔ دیگر فرمیں جو مقابلہ میں شریک ہونا چاہیں اسے اب خرید سکتی ہیں۔

۲۔ ٹنڈر فارم ناقابل منتقلی دفتر چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس ایمپریس روڈ لاہور نیز ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف پرچیز اینڈ انسپکشن پی ڈبلیو ریلوے کراچی چھاؤنی سے جمعہ کے سوا تمام دفتری ایام میں صبح ۹ سے ۱۲ بجے دوپہر تک مندرجہ بالا قیمت نقد ادا کر کے یا منی آرڈر بھیجکر حاصل کر سکتے ہیں (پوسٹل آرڈر، چیک، بنک ڈرافٹ، گارنٹی بانڈ، ٹکٹ، پیپارٹ رسیدیں اور نیشنل سیونگ سرٹیفکیٹ مذکورہ ٹنڈر فارموں کی قیمت کے طور پر قبول نہیں کئے جائینگے۔

پیش کشیں صرف ان ہی ٹنڈر فارموں پر قبول کی جائیں گی۔

ٹنڈر ان ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے جو حاضر ہونا چاہیں گے۔

INF(L)284

ایک خط

لکھکر فہرست کتب سلسلہ اردو و انگریزی طلب فرمائیں

اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

لندن ۔ نئی دہلی ۱۸ فروری ۔ برطانیہ نے بھارت کو فوجی امداد دینے سے انکار کر دیا ہے اس کا اعلان سپلائی کے نائب وزیر مسٹر گھورمیہ نے کل پارلیمنٹ میں کیا ۔ انہوں نے کہا کہ برطانیہ نے اس وقت تک بھارت کو فوجی ساز و سامان مہیا کرنے سے انکار کر دیا ہے جب تک تنازعہ کشمیر کے بارے میں سلامتی کونسل کی قرارداد کے پہلے حصہ پر عمل نہیں ہو جاتا ۔ انہوں نے کہا کہ اعلانِ تاشقند کے بعد اب برطانیہ کا رویہ تبدیل ہو جائے گا ۔ کیونکہ دونوں ملکوں نے اپنی فوجیں ان جگہوں پر ہٹا لینا منظور کر لیا ہے جہاں وہ ۵ اگست کو تھیں ۔

مسٹر گھورمیہ نے کہا کہ برطانیہ سے اسلحہ کے اس جہاز کی واپسی کی بات چیت بھی ہو رہی ہے ستمبر کی جنگ کے دوران روک لیا گیا تھا لیکن ابھی تک اس بارے میں برطانوی حکومت نے واضح رویہ اختیار نہیں کیا ۔ انہوں نے برطانیہ کے رویہ کے بارے میں بہت سے سوالوں کے جواب دیئے پارلیمنٹ کے متعدد ارکان نے بھارت کے بارے میں برطانیہ کے رویہ پر نکتہ چینی کی اور اس الزام کو دہرایا کہ برطانیہ نے ستمبر کی جنگ میں پاکستان کی حمایت کی اور بھارتی موقف کو نقصان پہنچایا ۔ مسٹر گھورمیہ نے انکشاف کیا کہ برطانیہ نے ہتھیاروں کے فاضل پرزے بھی دینے سے انکار کر دیا ۔ حتیٰ کہ اس نے وہ فاضل پرزے بھی روک لئے جنہیں ہم خرید چکے ہیں اور جنہیں سمجھوتہ کے مطابق بھارت بھیج دینا چاہیئے ۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ برطانوی حکومت نے بھارت کا یہ موقف تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا کہ حملہ کا آغاز پاکستان نے کیا تھا ۔

کراچی ۔ ۱۸ فروری ۔ صدر ایوب خان نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان مسئلہ کشمیر کا تصفیہ ہونا باقی ہے ۔ جو دونوں ملکوں کے درمیان اختلافات کی بنیادی وجہ ہے تاہم اعلان تاشقند سے دونوں ممالک میں امن کی راہ کھل گئی ہے ۔ انہوں نے مزید کہا کہ تنازعہ کشمیر کے تصفیہ کے بعد ہی دونوں ملکوں کی فوجوں میں کمی کا سوال زیر غور آ سکتا ہے

صدر نے کل ایوان صدر میں جاپان کے اخبار نویسوں کی جماعت سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ بھارت کو اب تو یہ احساس ہونا چاہیئے کہ اس کی بھلائی بھی پاکستان کے ساتھ پر امن طور پر رہنے میں ہے ۔ صدر ایوب نے کہا کہ پاکستان کو ویٹ نام کی جنگ پر بہت تشویش ہے کیونکہ اس جنگ کے اثرات پورے ایشیا پر پڑ رہے ہیں اور اگر یہ مسئلہ حل نہ ہوا تو اس کے نتائج زیادہ ہمہ گیر ہو سکتے ہیں ۔

پیرس ۔ ۱۸ فروری ۔ فرانس نے اپنا تیسرا مصنوعی سیارہ کامیابی کے ساتھ خلا میں بھیج دیا ۔ اس میں ایسے آلات نصب ہیں جو کرہ ارض کا مکمل جائزہ لیں گے ۔

نئی دہلی ۱۸ فروری ۔ کل آسام کے سرحدی علاقہ میں چلتی ہوئی ایک ٹرین میں دھماکہ سے تین ڈبے تباہ ہو گئے گاڑی کا انجن دور جا پڑا ۔ اور کئی بوگیاں تباہ ہو گئیں ۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق ۴۰ افراد ہلاک اور ۵۰ زخمی ہوئے ۔ زخمیوں میں سے کچھ کی حالت نازک ہے اور ان کے بچنے کی توقع نہیں ۔ دھماکہ انجن سے تیسرے ڈبے میں ہوا اور اس سے ڈبہ کی چھت اڑ گئی ۔ برابر کے دو ڈبے بھی چکنا چور ہو گئے ۔ خیال ہے کہ گاڑی میں مسافروں کے ہجوم سے فائدہ اٹھا کر باغی ناگوں نے اس میں بم رکھ دیا ۔

اس علاقہ میں اپنی نوعیت کا یہ تیسرا واقعہ ہے ۔

برلن ۔ ۱۸ فروری ۔ مغربی جرمنی میں ایک کان میں دھماکہ سے ۱۳ ارکان ہلاک ہو گئے ہیں ۔ یہ دھماکہ کیمپ لفنٹ فورٹ کے نزدیک ایک کان میں ہوا ۔ یہ کان کروپ کمپنی کی ملکیت ہے بتایا گیا ہے کہ بارہ سال قبل اس کام پر شروع کیا گیا تھا ۔ امدادی پارٹی نے مجروحین کی تلاش شروع کر دی گئی ہے ۔

لندن ۱۸ فروری ۔ پاکستان میں برطانیہ کے نامزد ہائی کمشنر مسٹر سیرل پکارڈ نے جو ۲۶ فروری کو پاکستان پہنچ رہے ہیں کل لندن میں اس بات پر انتہائی مسرت کا اظہار کیا کہ وہ ایک ایسے ملک میں جا رہے ہیں جہاں اس سے پہلے بھی کئی بار جا چکے ہیں ۔

مسٹر پکارڈ بی بی سی اردو سروس میں انٹرویو دے رہے تھے انہوں نے کہا حکومت برطانیہ پاکستان کو استطاعت کے مطابق ہر قسم کی امداد مہیا کرنے کو بڑی اہمیت دیتی ہے تاکہ اس کی ترقی کی رفتار تیز تر ہو ۔ اس کی تجارت بڑھے اور اس سے زیادہ یہ کہ پاکستانی عوام کا معیار زندگی بلند ہو

واشنگٹن ۱۸ فروری ۔ امریکی وزارت خارجہ کے ترجمان مسٹر رابرٹ میکلوسکی نے کل ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ ہنگامی حالات کے تحت بھارت کو جو غلہ بھیجا جا رہا ہے اس کی ترسیل کی رفتار تیز کر دی جائے گی ۔ انہوں نے کہا کہ یہ فیصلہ اس سمجھوتے کے تحت کیا گیا ہے جو دونوں ممالک کے درمیان اس ماہ کے شروع میں ہوا تھا ۔ اور اب بھارت کو مزید تیس لاکھ ٹن غلہ فراہم کیا جائے گا مسٹر میکلوسکی نے کہا کہ اس سے قبل گزشتہ دسمبر میں دونوں ممالک کے درمیان جو سمجھوتہ ہوا تھا اس کے تحت تقریباً ۱۵ لاکھ ٹن گندم بھارت بھیجی جا چکی ہے ۔

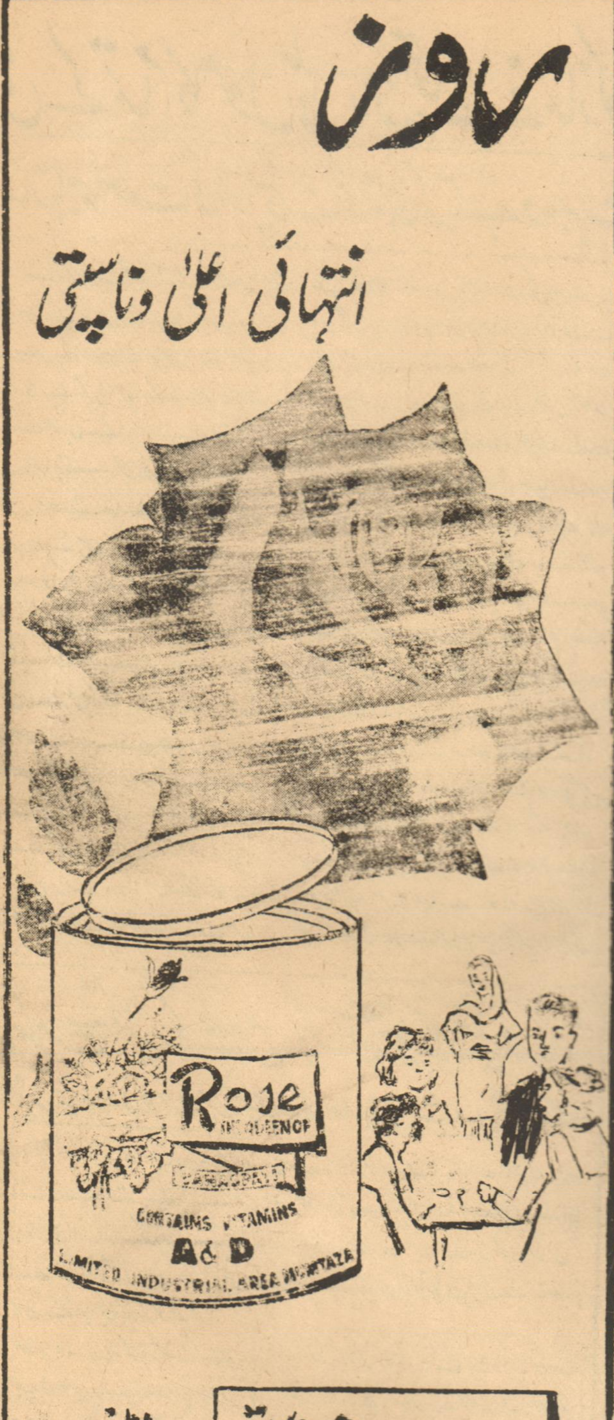

نیکی کے تمام کاموں میں اللہ تعالیٰ نے نماز کو سب سے مقدم قرار دیا ہے

جو نماز باجماعت کی ادائیگی میں کوتاہی کرتا ہے وہ بہت بڑے جرم کا مرتکب ہوتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز باجماعت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"احادیث میں آتا ہے کہ نماز خدا اور بندے کے درمیان ملاقات کا ایک ذریعہ ہوتی ہے گویا اس کے ذریعہ الوہیت کا وہ رنگ جو نبی کے واسطہ سے اللہ تعالیٰ پیدا کرنا چاہتا ہے مومنوں پر چڑھ جاتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہو جاتے ہیں۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نماز باجماعت کا اس قدر احترام فرماتے تھے کہ ایک دفعہ آپ کے پاس ایک نابینا آیا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا مکان مسجد سے بہت دور ہے اور چونکہ مجھے مسجد پہنچنے میں سخت دقت پیش آتی ہے اس لئے اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنے گھر میں ہی نماز ادا کر لیا کروں اس وقت مدینہ میں کچے مکانات ہوتے تھے اور جب بارش کے دنوں میں پانی گلیوں میں بہتا تھا تو چونکہ پانی دیواروں کی بنیادوں کے ساتھ ٹکرا کر گزرتا تھا اور دیواریں پانی سے ٹوٹ جاتی تھیں اس لئے پانی کی زد سے دیواروں کو بچانے کے لئے لوگوں نے گلی میں دیواروں کی بنیادوں کے ساتھ ساتھ چلے ہوئے پتھر جن کو پنجابی زبان میں کھنگر کہتے ہیں رکھے ہوتے تھے گلیوں میں کھنگر رکھنے کا رواج ہمارے ملک میں بھی ہے اور چونکہ ایک نابینا کے لئے سڑک کے بیچ میں چلنا مشکل ہوتا ہے اس لئے وہ ہمیشہ دیواروں کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں اور دیوار کے ساتھ ہاتھ مارتے جاتے ہیں۔ اگر وہ ایسی دیوار کے ساتھ چلیں جس کے ساتھ کھنگر رکھے ہوئے ہوں تو ان کے گر کر زخمی ہونے کا خطرہ ہوتا ہے، جب اس نابینا نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ عرض کیا کہ چونکہ دیواروں کے ساتھ پتھر رکھے ہوتے ہیں اور گلی کے بیچ میں میں چل نہیں سکتا اور اگر دیوار کے ساتھ چل کر مسجد میں آؤں تو گر کر زخمی ہونے کا خطرہ ہے اس لئے مجھے اجازت ہو تو میں گھر پر نماز ادا کر لیا کروں تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت اچھا اگر تمہیں مسجد میں آتے ہوئے مشکل پیش آتی ہے تو تم اپنے گھر میں ہی نماز ادا کر لیا کرو۔ یہ سن کر وہ نابینا گھر کی طرف چل پڑا۔ مگر ابھی وہ تھوڑی ہی دور گیا تھا کہ آپ نے صحابہؓ سے فرمایا اس کو واپس بلاؤ۔ وہ جب واپس آیا تو آپ نے اس سے دریافت فرمایا کہ کیا تمہارے گھر میں اذان کی آواز پہنچ جاتی ہے اس نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! اذان کی آواز تو پہنچ جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا اگر اذان کی آواز تمہارے گھر میں پہنچ جاتی ہے تو چاہے تمہیں مسجد میں آتے وقت ٹھوکریں لگیں اور تم زخمی ہو جاؤ۔ مسجد میں ضرور آیا کرو۔ اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا میرا جی چاہتا ہے کہ جب عشاء یا صبح کی نماز ہو تو میں اپنی جگہ کسی اور کو کھڑا کر دوں اور کچھ لوگوں کو ساتھ لے کر ان کے سروں پر لکڑی کے گٹھے رکھ کر سارے شہر کا چکر لگاؤں اور جو لوگ گھروں میں بیٹھے ہوئے ہوں ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔ اب دیکھو آپ نے عملاً ایسا کیا تو نہیں مگر اس سے اتنا تو ظاہر ہے کہ آپ کے دل میں نماز باجماعت کی کس قدر اہمیت تھی۔ آپ نے اس مثال کے ذریعہ لوگوں کو سمجھایا کہ جو لوگ باجماعت نماز ادا نہیں کرتے وہ اپنے آپ کو دوزخ کا ایندھن بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ بے شک دنیا میں نیکی کے اور بھی بہت سے کام ہیں لیکن نماز کو خدا تعالیٰ نے سب سے مقدم قرار دیا ہے اور سوائے اس کے کہ کوئی معذوری ہو یا کوئی ہنگامی کام پڑ جائے نمازوں کے اوقات میں مسجد میں آنا نہایت ضروری ہے۔ ہنگامی کاموں سے مراد یہ ہے کہ مثلاً کسی جگہ آگ لگ گئی ہو تو اس وقت آگ بجھانا ضروری ہوگا۔ نماز بعد میں ادا کر لی جائے گی لیکن اس قسم کے استثنائی حالات کے بغیر جو شخص نماز باجماعت کی ادائیگی میں کوتاہی کرتا ہے وہ ایک بہت بڑے جرم کا مرتکب ہوتا ہے۔" (الفضل ۱۰؍اپریل ۱۹۶۳ء)

محترم کیپٹن نذیر احمد صاحب شہید کے تابوت کی ربوہ میں تدفین

نماز جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھائی

ربوہ۔ محترم کیپٹن نذیر احمد صاحب آف چک ۸۲ جنوبی ضلع سرگودھا بھارت اور پاکستان کی حالیہ جنگ میں ۸؍ستمبر ۶۵ء کو کھیم کرن کے محاذ پر شہید ہوئے تھے اور انہیں قصور میں امانتاً دفن کیا گیا تھا۔ کل مورخہ ۱۸؍فروری ۱۹۶۶ء بروز جمعۃ المبارک شہید مرحوم کے بھائی مکرم سلطان احمد صاحب تابوت ربوہ لائے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے کل نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں اہل ربوہ بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ بعد ازاں تابوت کو قطعہ شہداء میں دفن کیا گیا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ شہید مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں اپنے خاص مقام قرب سے نوازے۔ نیز جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

"بھارتی حکومت نے کشمیر کے بارے میں پاکستان سے خفیہ سمجھوتہ کیا ہے"

مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوجوں میں تخفیف کے معاہدہ پر شدید نکتہ چینی

نئی دہلی ۲۰؍فروری۔ بھارتی پارلیمنٹ میں متعدد بااثر کانگرسیوں اور مخالف ارکان نے حکومت پر پاکستان سے کشمیر کے بارے میں خفیہ سمجھوتہ کرنے کا الزام لگایا۔ انہوں نے کہا کہ مسٹر شاستری اور ان کے وفد نے پاکستانی رہنماؤں سے کچھ ایسی باتوں پر بھی اتفاق رائے کیا ہے جن کا ذکر اعلان تاشقند میں موجود نہیں ہے اور ان پر عمل بڑی تیزی سے کیا جا رہا ہے ان ارکان نے یہ بھی کہا کہ عوام اور ملک کے مفاد میں وزراء کو پارلیمنٹ سے کوئی بات چھپانی نہیں چاہیئے۔ بھارتی وزیر دفاع مسٹر چوہان نے پہلی بار بڑی سختی سے مخالف ارکان کی مزاحمت کی۔ انہوں نے کہا ہم اعلان تاشقند پر پوری طرح عمل کریں گے کیونکہ ایسا کرنا برصغیر کے ۶۰ کروڑ عوام کے لئے بڑا ضروری ہے انہوں نے کہا کہ جو لوگ اعلان تاشقند کی مخالفت کرتے ہیں وہ مخالفت برائے مخالفت کے اصول پر عمل پیرا ہیں کل بھارتی پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں لوک سبھا اور راجیہ سبھا میں اعلان تاشقند پر ہنگامہ خیز بحث ہوئی۔ اور ارکان کی بڑی تعداد نے بحث میں حصہ لیا۔ ان میں مسز وجے لکشمی پنڈت مسٹر اٹل بہاری باجپائی، مسٹر پرکاش ویر شاستری۔ اور اچاریہ کرپلانی قابل ذکر ہیں۔ اٹل بہاری باجپائی نے جو جن سنگھ پارلیمانی پارٹی کے لیڈر ہیں حکومت پر سخت حملے کئے انہوں نے کہا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہماری حکومت بڑی رازداری سے ایک ایسے تنازعہ کو اپنے طور پر طے کرنے کے لئے اقدامات کر رہی ہے۔ جس سے پورے ملک کا تعلق ہے۔ انہوں نے کہا کہ بالآخر حکومت کو سب کچھ عوام کے سامنے لانا پڑے گا۔ اس لئے یہ بہتر ہوگا کہ جو بھی کیا جائے پارلیمنٹ اور عوام کو اعتماد میں لے کر کیا جائے۔ کشمیر میں فوجوں کی تعداد کم کرنے کے بارے میں پاکستان اور بھارت کے درمیان جو سمجھوتہ ہوا ہے انہوں نے اسے سخت قابل اعتراض قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ اس سمجھوتے سے بھارت کے مفاد کو سخت نقصان پہنچا ہے، انہوں نے کہا کہ آخر بھارتی حکومت فوجوں کی تعداد ۱۹۴۹ء کی تعداد کے برابر لانے پر کیوں رضامند ہوئی۔ اچاریہ کرپلانی نے کہا کہ اعلان تاشقند نامکمل ہے اور اس سے دونوں ملکوں کے درمیان مستقل امن قائم کرنے میں کوئی مدد نہیں ملی پرکاش ویر شاستری نے کہا کہ حکومت ہمیں اندھیرے میں رکھ رہی ہے۔ جہاں اندرونی پالیسیاں پریشان کن حالات پیدا کرنے کی موجب بنی ہوئی ہیں وہاں خارجہ پالیسی کا بھی یہی حال ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴